۱ حصۂ نظم

حمد

عرفانؔ جعفری

پہلی بات : ہر انسان جسے پسند کرتا ہے، اس کی تعریف کرتا ہے۔ تعریف بھی ایک سلیقے سے ہونی چاہیے۔ ایک عام انسان جن الفاظ اور جس انداز میں کسی کی تعریف کرتا ہے، اس کے مقابلے میں ایک شاعر مختلف طریقے سے کسی کی تعریف و ستائش کرتا ہے اور جب بات اللہ تعالیٰ کی تعریف کی ہو تو کہنا ہی کیا! اللہ کی تعریف کو 'حمد' کہتے ہیں۔ اس حمد میں شاعر نے کئی پہلوؤں سے اللہ کی ذات اور صفات کو بیان کیا ہے۔

جان پہچان : عرفانؔ جعفری کا اصل نام عبداللہ جعفری ہے۔ وہ ۲۲؍نومبر ۱۹۵۹ء کو الہ آباد میں پیدا ہوئے لیکن عرصے سے ممبئی میں قیام پذیر ہیں۔ انجمن اسلام ممبئی سے تعلیم حاصل کرنے کے بعد انھوں نے برہانی کالج سے گریجویشن کیا اور ریلوے کے کمپیوٹر محکمے سے بحیثیت سینئر سپروائزر ۳۷؍برسوں تک وابستہ رہنے کے بعد سبکدوشی حاصل کی۔ ان کا ایک شعری مجموعہ 'بنجارہ' کے نام سے شائع ہو چکا ہے۔ ملک و بیرون ملک کے مشاعروں اور ان کی نظامت کے لیے وہ بلائے جاتے ہیں۔ مہاراشٹر اسٹیٹ اُردو ساہتیہ اکیڈمی کا 'ساحرؔ لدھیانوی انعام برائے شاعری' انھیں ملا ہے۔

دل و نظر میں تجلّی اُتار دیتا ہے
ترا ہی ذکر سکون و قرار دیتا ہے

تو ہی تو بوند میں رکھتا ہے شانِ خورشیدی
صدف کو تو ہی گہر ، آبدار دیتا ہے

ترا مزاج ہے رحم و کرم ، مرے معبود
سلگتی ریت کو تو ، برگ و بار دیتا ہے

اِدھر زمیں پہ رگڑتی ہے پاؤں تشنہ لبی
اُدھر تو ریت میں چشمہ اُتار دیتا ہے

ترے ہی نام سے آتی ہے جان کلیوں میں
ترا ہی نام چمن کو نکھار دیتا ہے

ترا کرم ہے کہ چھپ جاتے ہیں گناہ مرے
تو میرے عیب کو پردے ہزار دیتا ہے

خلاصہ : شاعر کہتا ہے کہ اللہ کا نام سکون و قرار دیتا ہے اور دلوں کو نور سے بھر دیتا ہے۔ وہ ایک بوند کو سورج جیسی شان اور سیپ میں موتی کو چمک دیتا ہے۔ خدا کی ذات رحیم و کریم ہے۔ وہ تپتی ہوئی ریت میں پھول پودے اُگانے کی قدرت رکھتا ہے۔ شاعر حضرت اسماعیلؑ کے واقعے کی طرف اشارہ کرتا ہے کہ جس طرح ان کے ریت میں ایڑیاں رگڑنے سے اللہ تعالیٰ نے پانی کا چشمہ جاری کر دیا تھا، اسی طرح جب کوئی ضرورت کے وقت اضطراب کے ساتھ خدا کی طرف رجوع ہوتا ہے تو خدا کی طرف سے اس کی حاجت پوری کر دی جاتی ہے۔ اسی کے نام سے کلیوں کو جان اور چمن کو نکھار حاصل ہوتا ہے۔ شاعر کہتا ہے کہ اللہ ربّ العزّت کا کرم ہے کہ وہ انسان کے عیبوں پر پردہ ڈال کر اس کے گناہوں کو چھپا دیتا ہے۔

معانی و اشارات

تجلّی	نور	Enlightenment
شانِ خورشیدی	سورج جیسی عظمت	Glory of the sun
آبدار	چمک	Shine
برگ و بار	شاخ اور پھل مراد سرسبزی و شادابی	Branches and fruits, liveliness
تشنہ لبی	پیاس	Thirst

مشقی سرگرمیاں

✧ دیے ہوئے الفاظ سے متعلق حمد کے حوالے سے دائرے میں مناسب لفظ لکھیے۔

دل و نظر ← ◯ بوند ← ◯
سیپ ← ◯ ریت ← ◯
عیب ← ◯

✧ دیے ہوئے الفاظ کے ہم معنی لفظ لکھیے۔

گہر ، ☐ آبدار ، ☐
تجلّی ، ☐ خورشید ☐

✧ قوس میں دیے ہوئے الفاظ کی مدد سے خالی جگہ پُر کیجیے

(قافیہ ، ردیف)

۱۔ قرار، آبدار، اُتار، بار، نکھار اور ہزار حمد کے .... ہیں۔

۲۔ 'دیتا ہے' حمد کی .... ہے۔

✧ ادھر زمیں پہ رگڑتی ہے پاؤں تشنہ لبی
اُدھر تو ریت میں چشمہ اُتار دیتا ہے

۱۔ اس شعر سے متعلق واقعہ لکھیے۔

۲۔ اس شعر کی صنعت کا نام لکھیے۔

✧ ترا کرم ہے کہ چُھپ جاتے ہیں گناہ مرے
تو میرے عیب کو پردے ہزار دیتا ہے

اس شعر کا مطلب لکھیے۔

✧ تشنہ، صفت ہے، اس سے اسم بنائیے۔

✧ 'ترا ہی نام سکون و قرار دیتا ہے' شاعر کے ایسا کہنے کی وجہ لکھیے۔

✧ ترا، تو، ترے اِن الفاظ سے شاعر کی مراد لکھیے۔

✧ اے اللہ ! تیری ذات بہت ہی رحمت والی ہے۔ تو صحرا میں بھی درخت اُگا دیتا ہے۔ اس مفہوم کو ادا کرنے والا شعر لکھیے۔